ڈاکٹر ظفر احمد
استاد، شعبہ اردو، نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگوئجز، اسلام آباد

پاکستان میں اردو لغات کی تحقیق: تجزیاتی مطالعہ

Dr. Zafar Ahmed
Assistant Professor, Department of Urdu ,National University of Modern languages, Islamabad

Research of Urdu Lexicography in Pakistan: An Analytical Study

Lexicography is one the oldest field of knowledge. It has at least 4000 years of history. Almost every multi lingual nation perceived it need and had made efforts to fill the language gap. One can find that before colonial era many European and Indian linguists produced fine works of Urdu Lexicography. This tradition continued in Pakistan and Urdu Lexicographer worked hard to flourish the language. There are two main types of works one can find here. The first where Lexicographer worked under an organization and other an individual effort. In this article both types have been studied .

Key words: *Urdu-Lexicography, Urdu-Lexicology, Urdu-Linguistics, Semantic, NLA, Urdu-Dictionary, Urdu-Lughat*

علم لسانیات میں لغت نویسی کی روایت قدیم سے چلی آ رہی ہے۔ لفظ اور معنی کے رشتوں کی تلاش کی کوشش، معلوم تاریخ کی ہر بڑی تہذیب میں نظر آتی ہے۔ علمائے قدیم عام طور پر مذہبی پیغامات کی بہتر تفہیم اور انہیں محفوظ رکھنے کے لیے یہ کام سر انجام دیتے تھے۔ بعض عظیم تہذیبوں میں ذولسانی لغات مرتب ہوئیں، تاکہ سلطنت میں آباد مختلف زبانوں کے درمیان روابط مضبوط ہو سکیں۔ دستیاب لغات میں سب سے پرانی لغت بھی ذولسانی تھی، جو تقریباً ڈھائی ہزار سال قبل مسیح میں سلطنت اکد میں تالیف ہوئی تھی۔ یہ لغت خط میخی میں اکادی اور سومیری زبانوں کے الفاظ پر مشتمل ہے۔(۱) سلطنت بابل کی دو ہزار سال قبل مسیح کی فرہنگ "ارا=ہوبولو"، جو سومیری اور اکادی زبانوں کی گلوسری ہے، کا شمار بھی قدیم لغات میں کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ چین میں بھی زمانہ قبل مسیح کی لغات دستیاب ہوئی ہیں۔(۲) بعض اردو مورخین کے مطابق 'نگھنٹو' سب سے پرانی لغت ہے۔ اور اس کا زمانہ تالیف ۵۰۰ سے ۱۵۰۰ ق م بتاتے ہیں۔(۳) اس لغت میں مقدس 'وید' کی تشریح و تفسیر میں سہولت کے لیے مشکل الفاظ کی وضاحت آسان زبان میں کی گئی ہے۔ ڈاکٹر سلیم اختر کے مطابق 'سنسکرت لغات میں امر کوش کا نام سب سے پہلے آتا

ہے۔ اسے لکھنے والا امر سنگھ ایک ہزار عیسوی سے پہلے گزرا ہے۔(۴) قدیم یونان میں بھی اس حوالے سے کام ہوا۔ یونانی دانشوروں نے کلاسیکی شعراء کے کلام کے مشکل الفاظ کی توضیح و تشریح کرنے کی کوشش کی۔ روم میں لاطینی زبان کی اینگلو سیکسن لغت آٹھویں صدی عیسوی میں مرتب ہوئی تھی۔(۵) اس میں لاطینی انجیل مقدس کے مشکل الفاظ کی فہرست اور ان کے معنی دیے گئے تھے۔ ان لغات کا شمار لغت نویسی کی اولین کاوشوں میں ہوتا ہے۔ الفاظ کے معنی کو کھوجنے کا علم 'علم معانی' یا 'معنیات' کہلاتا ہے۔(۶) البتہ ڈاکٹر عبدالسلام کے مطابق اس کی جامع تعریف ابھی تک نہیں ہو سکی۔ وہ لکھتے ہیں۔

> "معنیات کے موضوع پر متعدد اہم کتابیں لکھی جاچکی ہیں اور لکھی جارہی ہیں۔ متعدد نظریے پیش کیے جاچکے ہیں۔ اس کے باوجود جے لائنس کو یہ کہنے میں حق بجانب کہا جا سکتا ہے کہ اب تک کسی جامع اور اطمینان بخش نظریے کا خاکہ تک پیش نہیں کیا جا سکا۔"(۷)

اردو لسانیات میں بھی لغت نویسی کا شمار قدیم ترین شعبوں میں ہوتا ہے۔ ابتدا میں قواعد کے ساتھ لغات کی تدوین و تالیف کا کام بھی شروع ہوا، جو وقت کے ساتھ ساتھ پروان چڑھتا رہا۔ ابتدائی اردو لغت نویسی کے نقوش عربی، فارسی لغات میں دکھائی دیتے ہیں۔ یہ لغات چودھویں سے سولھویں صدی عیسوی تک کے دوران تالیف ہوئی تھیں۔ ان میں عربی، فارسی الفاظ کی تشریح کرتے ہوئے بعض دفعہ اردو مترادف بھی مہیا کیے گئے ہیں۔ اصولاً انہیں اردو کی لغات نہیں کہہ سکتے البتہ اردو لغت نویسی کی ابتدا میں ان کا کردار نظر انداز کیے جانے کے قابل نہیں۔ ان لغات میں 'فرہنگ نامہ'، 'دستور الافاضل'، 'تحفہ السعادات' وغیرہ شامل ہیں۔ مولوی عبدالحق کے مطابق ان کو اردو کی لغات میں شامل نہیں کر سکتے۔(۸) مغلیہ دور کے آغاز سے اردو کے ذریعے عربی اور فارسی کی تدریس کا سلسلہ شروع ہوا۔ اس سلسلے میں بنیادی الفاظ پر مشتمل نصابی کتابیں تالیف ہوئیں، جنہیں نصاب کہا جاتا تھا۔ ان کے ذریعے عربی، فارسی کے اہم اور ابتدائی الفاظ کی تعلیم دی جانے کی کوشش کی جاتی تھی۔ ان کی خاص بات اشعار کی صورت میں کسی لفظ کے اردو، عربی، اور فارسی مترادفات کی پیش کش تھی۔ چند اہم نصاب خالق باری، واحد باری، حامد باری، ایزد باری، صمد باری اور قادر نامہ وغیرہ ہیں۔(۹) بیشتر لغت نویس ان کو باقاعدہ لغت تسلیم نہیں کرتے۔ البتہ محدود معنی میں یہ لغت کی تعریف پر پورا اترتے ہیں۔(۱۰) اس دور کے محدود سیاسی، سماجی و علمی تقاضوں کے تحت شاید خالص اردو لغت نویسی کو فروغ نہیں مل سکا۔ البتہ جس قدر ضرورت تھی اس کے تحت اردو لغات کی درج بالا تصنیفات کا سراغ ملتا ہے۔ اردو کی بجائے فارسی کو سرکاری و درباری زبان ہونے کی وجہ سے اور عربی کو علمی و مذہبی زبان ہونے کی وجہ سے اہمیت حاصل تھی۔ اسی لیے ان زبانوں کی تدریس ابتدائی سطح پر ہی شروع ہو جاتی تھی۔ ان نصابات میں چونکہ فارسی تشریحات کے

ساتھ اردو الفاظ بھی شامل کیے جاتے تھے یوں اسی دور میں اردو زبان کے اثرات فارسی پر مرتب ہوئے۔ علاوہ ازیں اردو، ہندی یا ہندوستانی کی ضرورت و اہمیت کو بھی تسلیم کر لیا گیا، اور اس کے ذریعے ہندوستانی بچے عربی اور فارسی زبانیں سیکھنے لگے۔ عہدِ اورنگزیب اور اس کے بعد کے ایسے نصابوں کی کثرت اس بات کا پتہ دیتی ہے۔[11] سترہویں صدی میں اردو کی ترقی کا سفر شروع ہوا، اور جلد ہی یہ علمی و ادبی زبان کے مرتبے پر فائز ہو گئی۔

قیام پاکستان کے بعد اردو زبان و ادب کی سرگرمیاں نہ صرف بدستور جاری رہیں، بلکہ ان کی رفتار میں بھی اضافہ ہوا۔ اردو داں طبقے نے ہر شعبہ زبان و ادب میں کارہائے نمایاں سرانجام دینے کی کوششیں کیں۔ تحقیقی منصوبہ جات کی تکمیل کے لیے جہاں معاشی و انتظامی حوالوں سے آسودگی درکار ہوتی ہے وہاں ماخذات تک رسائی حاصل کرنا بھی ازبس ضروری ہوتا ہے۔ ہندوستان کی تقسیم نے چونکہ جغرافیے اور دوسری چیزوں کے ساتھ ساتھ علمی و ادبی سرمائے کو بھی منقسم کر دیا تھا۔ جس کی وجہ سے نوزائیدہ ملک پاکستان میں علمی و ادبی تحقیقات کی رفتار کم ہو سکتی تھی۔ لیکن دیگر شعبہ ہائے علوم کی طرح اردو داں طبقے نے بھی کسی مشکل کو پاؤں کی زنجیر بننے نہیں دیا۔ ایک تازہ جوش و ولولے کے ساتھ پرانے منصوبوں کو مکمل کرنے کی کوشش کی گئی اور کئی نئے منصوبے بھی شروع کیے گئے۔ نتیجتاً اس شعبے کی کارکردگی روز افزوں رہی اور اردو زبان و ادب کے ذخیرے میں تیزی سے اضافہ ہوا۔

اردو لغت نگاری میں بھی تقریباً یہی صورتحال نظر آتی ہے۔ مولوی عبدالحق جس جامع اردو لغت کی تدوین حیدرآباد میں کر رہے تھے، اس کا بیشتر مواد تقسیم ہند کے دوران ضائع ہو گیا تھا۔ پاکستان آنے کے بعد انہوں نے اس منصوبے پر دوبارہ کام شروع کیا البتہ زندگی نے مہلت نہ دی اور وہ اس منصوبے کو مکمل نہ کر سکے۔ اس لغت کی دو جلدیں مطبوعہ صورت میں موجود ہیں۔ ان کو دیکھ کر اس لغت کی جامعیت اور علمیت کا اندازہ ہو جاتا ہے۔ اردو کے تمام مفرد و مرکب الفاظ کے معنی کی توضیح اور قواعد کے لحاظ کے اس کی حیثیت، نیز ان کے مشتقات کی تفصیل بھی شامل لغت ہیں۔ زندگی کے ہر طبقے اور پیشے کی زبان، مخصوص اصطلاحات، محاورات، رسوم رواج اور کہاوتوں کی بحث کا تفصیلی ذکر ہے۔ ہجے کی تقسیم اور اعراب کی مدد سے وضاحت اس کی خوبیاں ہیں۔ ماخذات کی بحث بھی ضروری مقامات پر کی گئی ہے۔ الفاظ کے ارتقائی سفر پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔ قیام پاکستان سے قبل منظر عام پر آنے والی بیشتر لغات میں سند کے لیے اشعار سے مدد لی جاتی تھی۔ پہلی بار 'لغت کبیر' میں مولوی عبدالحق نے اشعار کے ساتھ ساتھ نثر سے بھی مثالیں پیش کیں۔ معنی کی وضاحت کے لیے فقط مترادفات دینے سے گریز کرتے ہوئے تشریح و توضیح پر زیادہ زور دیا گیا ہے۔ اس لغت کے علمی طریقہ کار اور جامعیت کو سامنے رکھ کر نئی لغات مرتب کی جا سکتی ہے۔

'اردو لغت (تاریخی اصولوں پر)' کی ۲۲ جلدیں طبع ہو چکی ہیں۔ یہ منصوبہ ترقی اردو بورڈ کراچی نے شروع کیا تھا۔ ترقی اردو بورڈ نے اس منصوبے کے لیے الگ سے اردو لغت بورڈ کے نام سے بورڈ تشکیل دیا اور نامور ماہرین

لسان کے ذمے اس منصوبے کو مکمل کرنے کا فریضہ سونپا۔ بورڈ کے صدر محمد ہادی حسین مقرر ہوئے۔ اسی طرح مدیر اعلیٰ کے منصب پر ڈاکٹر ابو اللیث صدیقی اور مدیر ڈاکٹر شوکت سبزواری مقرر ہوئے۔ مختلف ادوار میں ادارتی عملے میں تبدیلیاں جاری رہیں البتہ لغت کا کام مقررہ پیمانوں کے مطابق بدستور جاری رہا۔ بائیسویں جلد کے مدیر اعلیٰ ڈاکٹر روف پاریکھ ہیں۔ اس منصوبے کو مکمل ہونے میں کم و بیش پچاس سال لگے۔ بائیسویں جلد کے ساتھ ہی یہ منصوبہ اپنے اختتام کو پہنچا۔ اب اس لغت پر نظر ثانی کی ضرورت ہے جو باقاعدہ منصوبہ بندی کے ساتھ ایک ادارے کا ہی کام ہے۔ اس ادارے نے آکسفرڈ انگلش ڈکشنری کو معیار مقرر کیا اور اسی طرز پر اردو لغت مرتب کرنے کی کوشش کی۔ پروفیسر ایوب صابر کے مطابق انگریزی کے علاوہ کسی دوسری زبان میں ایسی جامع لغت موجود نہیں۔[۱۲]

جیسا کہ اس کے نام سے واضح ہے یہ لغت تاریخی اصولوں کے تحت مرتب ہوئی ہے۔ اس میں اردو زبان کے ادوار بلحاظ ادب بنائے گئے ہیں۔ اردو زبان کے پورے ذخیرے کی تقسیم و درجہ بندی کی گئی ہے۔ لغت میں اردو کے عام بول چال اور ادبی زبان ہر دو کا مکمل احاطہ کیا گیا ہے۔ اردو میں مروج الفاظ، مرکبات، محاورے، ضرب المثال، ہر نوع کی اصطلاحات، مختلف پیشہ وروں اور عورتوں کی زبان وغیرہ لغت میں شامل ہیں۔ اردو میں مروجہ دخیل الفاظ کی خواہ وہ علاقائی زبانوں کے ہوں چاہے غیر ملکی زبانوں کے، نہایت باریک بینی سے تحقیقی وضاحت کی گئی ہے۔ اردو تحریروں میں کم از کم دوبار مستعمل مفرد و مرکب الفاظ کا لغت میں اندراج کیا گیا ہے چاہے اب ان کا استعمال ترک کر دیا گیا ہو۔ حروف تہجی کے اعتبار سے الفاظ کی ترتیب قائم کی گئی ہے۔ ہر لفظ کی قواعدی حیثیت اور قدیم و جدید املائی صورتیں بتائی گئی ہیں۔ تلفظ کی وضاحت اعراب کی مدد سے ہجائی تقسیم یا ملفوظی طریقے سے کی گئی ہے۔

اس لغت کا ایک امتیاز اس میں مندرج وہ تمام الفاظ ہیں جو اردو کی ابتدا سے تاحال زبان میں کسی نہ کسی طور پر شامل ہوئے۔ لغت میں الفاظ کے معنی کی وضاحت، ضمنی صورتوں اور مثالوں کے ساتھ کی گئی ہے۔ اشتقاقیات پر بھی مفصل بحث کی گئی ہے تاکہ الفاظ کی مختلف ادوار میں رائج صورتیں ظاہر ہو جائیں۔ ماخذات کی نشاندہی کر کے اس کی قدامت کا اندازہ لگانے کی علمی کوشش بھی ملتی ہے۔ معنی کی سند کے لیے مختلف طریقے اپنائے گئے ہیں۔ نظم اور نثر کے ذریعے مختلف ادوار میں الفاظ کے مختلف معنی کی وضاحت کی گئی ہے۔ جن مصنفین کی تحریریں شامل ہیں ان کے مختصر سوانحی خاکے بھی شامل کیے گئے ہیں تاکہ معنی کا زمانہ بھی ظاہر ہو جائے۔ معنی کی تشریح و توضیح کرتے ہوئے مترادفات میں لطیف فرق کو مدنظر رکھا گیا ہے ۔یوں تو ہندوستان میں وقوع پذیر ہونے والی اردو تحقیقات، مضمون ہذا کے دائرے میں شامل نہیں۔ البتہ اس لغت کے ضمن میں اردو کے نامور ہندوستانی ماہر لسان رشید حسن خان صاحب کے مضمون کا مختصر ذکر ضروری ہے۔ انہوں نے مذکورہ مضمون میں اس لغت کی پہلی جلد کا تفصیلی جائزہ پیش کیا ہے۔ وہ انجمن ترقی اردو بورڈ کی جانب سے ایک اعلیٰ لغت کی توقع کر رہے تھے، لیکن اس کی پہلی جلد نے

انہیں سخت مایوس کیا ہے۔ لغت کی بے شمار غلطیوں کا ذکر کر کے اسے 'پشتارہ اغلاط' قرار دیتے ہیں۔ (۱۳) ان کا خیال ہے اس کے اندراجات گمراہ کن ہیں، مستند اسناد فراہم نہیں کیے گئے ہیں۔ مترادفات کے لطیف فرق کا خیال نہیں رکھا گیا ہے۔ املائی غلطیاں بھی جابجا موجود ہیں۔ ڈاکٹر رشید حسن خان کے مطابق:

> "غرض کہ صحت زبان، حسن بیان، صحت املا اور یکسانی املا کے حوالے سے یہ لغت اغلاط کا پشتارہ ہے۔ مآخذ کے ذیل میں مستند اور غیر مستند کا فرق ملحوظ نہیں رکھا گیا ہے۔ اور اصل مآخذ سے استفادہ کرنے کی بجائے ثانوی مآخذ سے اسناد کو نقل کر لینے کی سینکڑوں مثالیں اس میں ملتی ہیں۔ اور اسی طرح جس چیز کو اعتبار اور استناد کہا جاتا ہے، اسی کے لحاظ سے یہ لغت نا قابل اعتنا ہے اور نا قابل اعتبار"۔ (۱۴)

'اردو لغت' جو کہ تاریخی اصولوں کے تحت مرتب ہوئی ہے، یقیناً ایک بڑا منصوبہ ہے۔ اس لغت کی تکمیل سے اردو زبان میں لغت کے حوالے سے موجود ایک بڑا خلا پر ہو گیا ہے۔ اس لغت میں شامل الفاظ کی اشتقاقی بحث سے یہ اشتباہ پیدا ہوا کہ یہ ایک اشتقاقی لغت ہے۔ حالانکہ خالص اشتقاقیات کی بحث میں لفظ کی تمام معنیاتی، صرفی و نحوی، صوری اور صوتیاتی تغیرات کا عہد بہ عہد مطالعہ کیا جاتا ہے۔ 'اردو لغت' میں عام طور پر لفظ کے معنیاتی پہلو پر توجہ مرکوز رکھی گئی ہے۔ اس حد تک یہ اشتقاقی کے زمرے میں شامل ہو جاتی ہے۔ یہ لغت خصوصیات کے اعتبار سے اردو لغت نویسی کی روایت میں نمایاں اور کاملیت کے درجے پر فائز ہے۔ پروفیسر خلیل صدیقی اس لغت کی جامعیت کے قائل تھے جبکہ یہ ابھی تکمیل کے مراحل میں تھی۔

> "لغت کی تدوین کا کام ایک علمی ادارہ کر رہا ہے۔ تحقیق و تدوین، تلاش و جستجو، پاکستانی زبانوں کے جو الفاظ اردو میں دخیل ہیں، ان کی چھان پھٹک، معانی و مفاہیم کے تعین، لطیف و نازک امتیازات کی صراحت، انسائیکلوپیڈیائی معلومات، زیادہ سے زیادہ لسانی سرمائے کا احاطہ وغیرہ تقسیم کار کے مرہون منت ہیں۔ جدید لغت نویسی کے تقاضے جس جس احسن طریقے سے پورے کیے جا رہے ہیں، ان کے پیش نظر یہ یقین ہے کہ تکمیل کے بعد اردو کی عظیم الشان کامل اور جامع ترین لغت ہو گی"۔ (۱۵)

۸۱ جلدوں پر مشتمل "اردو دائرہ معارف اسلامیہ" بنیادی طور پر لائیڈن سے طبع ہونے والے 'انسائیکلو پیڈیا آف اسلام' کا ترجمہ ہے۔ البتہ اس میں ضروری مقامات پر ترامیم و اضافے بھی کیے گئے ہیں۔ مجلس ترقی ادب،

لاہور کا یہ علمی کارنامہ اردو زبان کا علمی دنیا میں وقار بڑھانے میں معاون ثابت ہوا۔ اس دائرہ معارف کے ذریعے زبان کے علمی خزانے میں زبردست توسیع ہوئی۔ بنیادی طور پر یہ دائرہ معارف اور لغت کے زمرہ جات میں فرق ہے لہذا اس کی کتاب کی تفصیلی بحث یہاں نہیں کی جائے گی۔

مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد کے تحت اردو لسانی وادبی تحقیقات کے بڑے منصوبے پایہ تکمیل کو پہنچے ہیں۔ ان علمی سرگرمیوں سے جہاں اردو زبان کے علمی سرمائے میں اضافہ ہوا ہے وہاں اردو زبان کی ثروت مندی بھی بڑھی ہے۔ 'فرہنگ تلفظ' بھی ایک ایسا ہی منصوبہ ہے۔ یہ فرہنگ اردو زبان میں رائج الفاظ و مرکبات کے اصل ورائج صحیح تلفظ کی بحث پر مبنی ہے۔ اس فرہنگ کے مرتب ڈاکٹر شان الحق حقی ہیں۔ سید رضوان علی ندوی نے اپنے ایک کتابچے میں اس فرہنگ کی بعض تسامحات کی نشاندہی کی ہے۔ ان کے مطابق مرتب لغات نے مآخذات کا ذکر نہیں کیا، لغت نویسی میں اسے علمی رویہ شمار نہیں کیا جاسکتا۔ فرہنگ میں دیے گئے اوزان پر بھی انہیں اعتراض ہے۔ ان کے خیال ہے کہ دیے گئے بیشتر اوزان اور ان کی ذیل میں درج اردو الفاظ کے درمیان قائم کیے گئے رشتے بھی درست نہیں۔ 'فرہنگ تلفظ' میں شامل، اردو میں دخیل بعض عربی الفاظ کے معنی اور مترادفات کے غلط اندراج کا ذکر کیا گیا ہے۔ مختلف حوالوں کی مدد سے ان کی تصحیح کی کوشش کی گئی ہے۔ اس طرح غلط تلفظات، املا و تلفظ و غلط معانی کے عنوانات کے تحت فرہنگ کی غلطیاں بتائی گئی ہیں۔ سید رضوان صاحب کے بقول۔

> فرہنگ تلفظ کے فاضل مرتب نے حریسہ، صدمہ جیسے غلط الفاظ لکھ کر اور اس لغت میں عربی کے الفاظ کی بھرمار کر کے بلکہ خود عربی میں بعض الفاظ اختراع کر کے اردو کو ثقیل بنانے کی کوشش کی ہے جو یقینا نامحمود سمجھی جائے گی۔ غضب ہے کہ ایک لغت میں جو 'مقتدرہ قومی زبان' کی طرف سے بڑے صحیحی دعوے کے ساتھ شائع کی جائے، اس میں الفاظ کا املا تک درست نہ ہو۔ (۱۶)

ڈاکٹر شان الحق حقی نے بذریعہ خط (بنام سید رضوان علی ندوی) ان اعتراضات کا جواب پیش کیا ہے۔ یہ خط اولاً مقتدرہ کے ماہنامہ 'اخبار اردو' میں شائع ہوا، اب اردو لغت نویسی کے حوالے سے ڈاکٹر روف پاریکھ کی مرتبہ کتاب میں بھی شامل ہے۔ اس خط میں حقی صاحب نے بیشتر غلطیوں کا اعتراف کیا ہے اور اگلے ایڈیشن میں ان کو دور کرنے کے عزم کا اظہار کرتے ہوئے شکریہ ادا کیا ہے۔ ان کے الفاظ ہیں:

> "لغت نگاری مشکل کام ہے جس کے لیے کئی زبانوں پر عبور ہونا شرط ہے۔ اس کا حق فرد نہیں ادارے ہی ادا کرسکتے ہیں۔ اصولاً لغت نویس کو بولنے والوں کی روش کا پابند ہونا

> چاہیے۔ وہ حقیقت حال کو واضح کر سکتا ہے اور بس۔ اسے اپنی طرف سے حکم لگانے کا حق نہیں۔ میرے سپرد کسی خوش گمانی کی بنا پر (نہ کہ میری درخواست پر) ازراہ عنایت ایک کام کیا گیا تھا جسے میں نے حسب توفیق انجام دینے کی کوشش کی۔ اگر کچھ سہو واقع ہوئے، انہیں سر جھکا کر قبول کرتا ہوں"۔ (۱۷)

اردو لغت نویسی کے اس مطالعے سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ لغت نویسی اردو لسانیات کا ایک قابل ذکر شعبہ ہے اور اس زمرے میں قابل ذکر تحقیقی و تنقیدی سرمایہ موجود ہے۔ سترہویں صدی سے شروع ہونے والا یہ سفر صحیح معنوں میں انیسویں صدی کے نصف آخر میں سائنسی و علمی رویہ اختیار کرتا ہے۔ ایک صدی بعد یعنی بیسویں صدی کے اختتام تک اس میں علمی و لسانی حوالوں سے کئی قابل ذکر اور مستند لغات مرتب ہو چکی ہیں۔ قیام پاکستان سے قبل اردو لغت نویسی کے بیشتر منصوبے انفرادی سطح پر انجام پائے۔ البتہ بعد میں صورتحال اس کے برعکس نظر آتی ہے۔ پاکستان میں اردو کی ترقی اور فروغ کے لیے قائم ادارے لغت نویسی کے بڑے منصوبے شروع کرتے ہیں۔ اردو زبان کی ثروت مندی میں اضافے کے لیے ان کی کوششیں مثالی اور نمایاں ہیں۔

قیام پاکستان کے بعد یہاں لغت نویسی کا کام زوروں پر رہا تو ہندوستان میں اہل اردو نے لغات کو جانچنے اور پرکھنے کا فریضہ سر انجام دیا۔ اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ اس حوالے سے پاکستان میں کوئی کام نہیں ہوا۔ مقصد کہنے کا صرف یہ ہے کہ بیشتر پاکستانی ماہر لسان کی توجہ قدیم لغات کی جانب زیادہ مبذول نظر آتی ہے۔ ہم عصر لغات کے حوالے سے پاکستان میں زیادہ تر تعارفی و توضیحی نوعیت کا کام ملتا ہے۔ البتہ بعض مضامین و مقالہ جات میں ہم عصر لغات کا بھی احاطہ کیا گیا ہے۔ نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لنگویجز سے اردو لغت نویسی کے موضوع پر تحقیق کر کے ایک سکالر نے پی۔ ایچ ڈی کی ڈگری بھی حاصل کی ہے۔

واضح رہے کہ مضمون ہذا میں قیام پاکستان کے بعد اشاعت پذیر ہونے والی چند اہم لغات کا ہی تعارف و تجزیہ کیا گیا ہے۔ اس دوران انفرادی و اداراتی سطح پر مرتب ہونے والی بعض لغات کو شامل نہیں کیا گیا، جن میں مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد اور اردو سائنس بورڈ کے زیر اہتمام طبع ہونے والی اصطلاحات کی فرہنگیں، درسی لغات و لغات برائے طلبہ، اردو و دیگر پاکستانی و غیر ملکی زبانوں کی لغات وغیرہ۔

حوالہ جات

۱۔ www.wikipedia.com/dictionary بتاریخ ۲۰۱۳، ۱۲، ۱۲

۲۔ www.wikipedia.com/dictionary بتاریخ ۲۰۱۳، ۱۲، ۱۲

۳۔ خلیل صدیقی، پروفیسر، لسانی مباحث، زمرد پبلی کیشنز، کوئٹہ، ۱۹۹۱ء، ص ۳۱۴

۴۔ سیلم اختر، ڈاکٹر، اردو زبان کیا ہے، سنگ میل پبلی کیشنز، لاہور، ص ۲۷۵

۵۔ خلیل صدیقی، پروفیسر، لسانی مباحث، زمرد پبلی کیشنز، کوئٹہ، ۱۹۹۱ء، ص ۳۱۴

۶۔ عبدالسلام، ڈاکٹر، عمومی لسانیات، رائل بک کمپنی، کراچی، ۱۹۹۳ء، ص ۲۳۰

۷۔ بلوم فیلڈ، بحوالہ: خلیل صدیقی، پروفیسر، لسانی مباحث، زمرد پبلی کیشنز، کوئٹہ، ۱۹۹۱ء، ص ۳۱۲

۸۔ مولوی عبدالحق، (اردو لغات اور لغت نویسی)، مشمولہ اردو لغت نویسی (تاریخ، مسائل اور مباحث) مرتبہ روف پاریکھ، ڈاکٹر، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، ۲۰۱۰ء، ص ۱۱۲

۹۔ خلیل صدیقی، پروفیسر، لسانی مباحث، زمرد پبلی کیشنز، کوئٹہ، ۱۹۹۱ء، ص ۲۳۷

۱۰۔ خلیل صدیقی، پروفیسر، لسانی مباحث، ایضاً، ص ۳۱۲۷

۱۱۔ سید عبداللہ، ڈاکٹر، نوادر الفاظ، مقدمہ، ایضاً، ص ۳۲

۱۲۔ ایوب صابر، پروفیسر، پاکستان میں اردو کے ترقیاتی ادارے، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، ۱۹۸۵ء، ص ۲۱

۱۳۔ رشید حسن خان، (ترقی اردو بورڈ کا لغت)، مشمولہ اردو لغت نویسی (تاریخ، مسائل اور مباحث) مرتبہ روف پاریکھ، ڈاکٹر، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، ۲۰۱۰ء، ص ۵۴۱

۱۴۔ رشید حسن خان، (ترقی اردو بورڈ کا لغت)، مشمولہ اردو لغت نویسی (تاریخ، مسائل اور مباحث) مرتبہ روف پاریکھ، ڈاکٹر، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، ۲۰۱۰ء، ص ۵۹۶

۱۵۔ خلیل صدیقی، پروفیسر، لسانی مباحث، زمرد پبلی کیشنز، کوئٹہ، ۱۹۹۱ء، ص ۳۴۶

۱۶۔ رضوان علی ندوی، سید، (فرہنگ تلفظ مرتبہ شان الحق حقی: ایک تنقیدی جائزہ)، مشمولہ اردو لغت نویسی (تاریخ، مسائل اور مباحث) مرتبہ روف پاریکھ، ص ۶۶۵

۱۷۔ شان الحق، حقی (فرہنگ تلفظ)، مشمولہ اردو لغت نویسی (تاریخ، مسائل اور مباحث) مرتبہ روف پاریکھ، ڈاکٹر، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، ۲۰۱۰ء، ص ۱۷۶

References in Roman Scripts:

1. www.wikipedia.com/dictionary, dated 12-12-2013
2. www.wikipedia.com/dictionary, dated, 12-12-2013
3. Khalil Siddiqui, Professor, Lisani Mubahis, Zamurd Publications, Quetta, 1991, Page 314
4. Saleem Akhtar, Dr. Urdu Zuban kia hy, Sang meel Publications, Lahore, Page 275.
5. Khalil Siddiqui, Professor, Lisani Mubahis, Zamurd Publications, Quetta, 1991, Page 314
6. Abdul Salam, Dr, Amoomi Lisaniat, Royal Book Company, Karachi, 1993, Page 230
7. Bloom Field, Bahawal: Khalil Siddiqui, Professor, Lisani Mubahis, Zamurd Publications, Quetta, 1991, Page 312
8. Molve Abdulhaq (Urdu Lugat or Lugat Navesi) Mashmoola Urdu Lugat Navesi (Tareekh, Masail or mubahis) muratba Rauf Parekh, Dr, Muqtadara Qomi Zuban, Islamabad, 2010, Page 112.
9. Khalil Siddiqui, Professor, Lisani Mubahis, Zamurd Publications, Queta, 1991, Page 237
10. Khalil Siddiqui, Professor, Lisani Mubahis, Ibid, Page 3127
11. Syed Abdullah, Dr, Nawadr Alfaz, Muqadm, Ibid, Page 32
12. Ayub Sabir, Professor, Pakistan main Urdu k taraqiati idary, Muqtadara Qomi Zuban, Islamabad, 1985, Page 21
13. Rasheed Hassan Khan, (Taraqi Urdu Borad ka Lugat), Mashmoola Urdu Lugat navesi (Tareekh , masail or mubahis) muratba Rauf Parekh, Dr, Muqtdara Qomi Zuban, Islamabad, 2010, Page 541
14. Rasheed Hassan Khan, (Taraqi Urdu Borad ka Lugat), Mashmoola Urdu Lugat navesi (Tareekh , masail or mubahis) muratba Rauf Parekh, Dr, Muqtdara Qomi Zuban, Islamabad, 2010, Page 596
15. Khlil Siddiqui, Professor, Lisani Mubahis, Zamurd Publications, Quetta, 1991, Page 346

16. Rizwan Ali Nadvi, Syed (Farhang talufz muratba shan ul Haq Haqqi: ek Tanqeedi Jaiza), Mashmoola Urdu Lugat Navesi (Tareekh, msail or mubahis) muratba Rauf Parekh, Page 665
17. Shan ul Haq Haqqi (Farhang Talufz), mashmoola Urdu Lugat Navesi (Tareekh, Masil or mubahis) Muratba Rauf Parekh, Dr, Muqtadra Qomi Zuban, Islamabad, 2010, Page 671